حج کی عبادت

اسلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔
والصلاۃ والسلام علی رسولنا محمدٍ سیدُ الاولین والاخرین۔ مددیارسول اللہ' مدد یا اصحابِ رسول اللہ' مددیامشائخین شیخ عبداللہ داغستانی' شیخ ناظم الحقانی۔ دستور۔
طریقتنا صحبہ والخیرفی الجمیہ۔

اللہ(ج ج) کا شکر ہے کہ ہم ذی الحجہ کے مہینہ تک پہنچ گئے۔ یہ مقدس مہینے ہیں۔ اَشہَرُ الحُرُم۔ تو یہ ممنوعہ مہینے ہیں اس طرح سے کہ عرب کے لوگ ان مہینوں میں جنگ نہیں کرتے۔ تاہم، اگر کوئی حملہ کرے تو جوابی ردِ عمل کرنے کی اجازت ہے۔

ان مہینوں کی افضلیت، حج کی وجہ سے ہے، کیونکہ حج ایک بہت بڑی عبادت ہے۔ اور یہ اسلام کے شرائط میں سے ایک ہے۔ یہ کرنا ہر مسلمان پر فرض نہیں۔ لیکن اُن لوگوں پر فرض ہے جن کی مالی حیثیت بہتر ہے، جن کی صحت بہتر ہے اور جو حفاظت سے جاکر واپس آسکتے ہیں۔ تاہم، یہ ایسے لوگوں پر فرض نہیں جن کے پاس پیسہ نہیں۔ کیونکہ یہ زندگی میں ایک مرتبہ ہے، لوگ ان مہینوں میں پُرسکون رہیں۔ اس وجہ سے، اللہ(ج ج) نے مسلمانوں کو جنگ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ تاکہ وہ ان مہینوں میں محفوظ رہیں لیکن اگر ضرورت ہو تو اجازت بھی ہے۔

جہاں اکثر لوگ کہتے ہیں، '' میں یہ کرونگا اور اس کو بعد میں دیکھوں گا''۔ اُن کی زندگی ختم ہوتی رہتی ہے اور وہ نہیں کرپاتے۔ اگر کوئی نیت کرے تو اللہ اُنکو، انکی نیت کے حساب سے ضرور دیتے ہیں، کیونکہ لوگ بُڑھاپے میں حج کو جانا بھی چاہیں تو نہیں جاسکتے ۔ کیونکہ حج میں کافی مطالبے ہوتے ہیں، وہاں کی حکومت کسی وجہ سے ہر ایک کو ایک ساتھ قبول نہیں کرتی۔ اللہ(ج ج) اس کو، جس طرح انجام دیا جاتا ہے، قبول فرماتے ہیں۔ لیکن جن کو موقعہ ملا ہے اور اگر وہ نہ کریں تو اُن کا حساب فرض چھوڑ دینے والوں میں ہوگا۔ فرائض چھوڑنے پر عذاب ہوتا ہے۔

تو اس کا حل کیا ہے؟ یہ بھی چھوٹ جائے گا۔ فرض چھوٹ جائے گا اور اگر وہ ایک ضروری حج ہے تو ایک مرد یا عورت کے بدلے کوئی اور بھی حج کرسکتے ہیں۔ اگر وہ زندہ رہتے نہیں کر پائیں تو کسی اور کو بھیجا جا سکتا ہے۔ یہ بھی ایک رحمت ہے اس اُمت کے لئے، رسول اللہ ﷺ کے وسیلے سے۔ اگر کوئی اور بھی دوسرے کے نام پر حج کرے تو یہ ایسا ہی ہے کہ اُس شخص نے خود ادا کیا۔

مثال کے طور پر، اگر کوئی بیمار ہے، تو وہ کسی اور کو بھیج سکتے ہیں اور اگر کوئی حج کرنے کے قابل بننے سے پہلے ہی مر گئے تو اُن کی طرف سے حج کیا جاتا ہے اور اُن کا فرض ادا ہوجاتا ہے اور وہ شخص اُسکا ثواب پائے گا۔ اسلئے لوگ ایسا کرتے ہیں۔ اللہ(ج ج)اُن کا جوحج کرتے ہیں، اُنکا حج قبول کریں اور سب کو حج کرنے کی توفیق عطافرمائیں۔

یہ قسمت کی بات ہے۔ اگر کوئی نہیں جا سکے تو اُنکو بلایا نہیں گیا۔ لیکن آپ کیا کرسکتے ہو؟ یہ ہاتھ سے باہر کی بات ہے۔ اللہ(ج ج) نے یہ دروازہ، اپنی رحمت سے کھولا ہے۔ تو ہم بھی تجویز دیتے ہیں۔ شاید ایسے بھی لوگ ہوں جنھوں نے حج نہیں کیا۔ ایک شخص بہت مالدار ہو سکتا ہے اور وہ اپنے باپ، ماں یا دادا کی طرف سے حج کرسکتا ہے۔ اللہ(ج ج) اُنکا حج قبول فرمائیں۔ اللہ(ج ج) ہم کو حج کرنے کی سعادت عطافرمائیں۔

ومن اللہ والتوفیق

فاتحہ۔

حضرت شیخ محمّد محمت عادل
٦ستمبر ٢٠١٦ /٤ ذی الحجہ١٤٣٧
صبح نماز، اکبابا درگاہ۔